حضرت مخدوم سید قطب الدین سالار بڈھ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شہاب الدین سالار روم تک شجرہ درج ذیل ہے۔

سید قطب الدین — بن — سید ہبۃ اللہ ثانی — بن سید رضی الدین عرف راجن — بن سید شہاب الدین معروف بہ ہبۃ اللہ اول — بن سید حسن معروف بہ سالار خواجگی د میاں خوجن — بن سید شہاب الدین دوم — بن — عماد الدین — بن شمس الدین — بن — نجم الدین — بن — سید شہاب الدین اول سالار روم — (مورث اعلیٰ ہندوستان ؎)

ولادت

خود ہی ارشاد فرماتے ہیں۔

جلوس بادشاہی سلطان الشرق سلطان حسین از تولد ما یک سال سابق است ؎

سلطان الشرق سلطان حسین کا جلوس بادشاہی میری ولادت سے ایک سال پہلے ہوا۔

۸۶۲ھ میں سلطان الشرق سلطان حسین نے تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ اس طرح آپ کی ولادت کا سال ۸۶۳ھ قرار پاتا ہے۔

حضرت شاہ علاء الدین مصنف "سیر سالاری" نے "ولادت آں بدنیا شد" سے تاریخ نکالی ؎۔

؎ شجرہ خاندانی قلمی ؎ سیر سالاری قلمی ص ؎ سیر سالار قلمی ص۔

حضرت جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۳ ـــــــــ ۱۰۴۷ھ

شجرہ سید جمال بن شاہ حمید الدین عرف مخدوم جہانیان ثانیؒ بن شاہ بہاء الدین بن حضرت قطب الدین سالار بڈھ رحمۃ اللہ علیہ (مورث اعلیٰ سادات قصبہ کوڑا)

ولادت ولادت سے پیشتر بعض بزرگوں نے ان کی پیدائش کی پیشگوئی کی تھی۔ سنہ ۹۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۷

تعلیم و تربیت بچپن ہی سے تعلیم و تربیت کے لئے بٹھا دیئے گئے مختلف مقامات سے جو طلبہ تحصیل علم کے لئے آتے تھے ان کی خدمت کے ساتھ ساتھ واردین و صادرین کی بھی خدمت کرتے تھے ۱۲۸

اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ حمید الدین عرف مخدوم جہانیان ثانی سے تعلیم حاصل کی، فراغت کے بعد سلسلۂ چشتیہ نظامیہ میں والد گرامی

---

۱۲۷ بیاض قاضی محمد واصل الہ آبادیؒ ۱۲۸ بیاض حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادیؒ

سے ہی بیعت ہوئے۔

نیوتنی حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کوڑہ میں دو مدرسے اور دو خانقاہیں قائم ہو گئیں تھیں۔ ایک مدرسہ وخانقاہ کا شاہ بہاء الدینؒ سے تعلق تھا، دوسرے مدرسہ اور خانقاہ کا شاہ علاء الدین عرف شاہ حسینؒ سے تعلق تھا۔ دونوں مدارس میں جون پور کے فاضل اساتذہ تعلیم دیتے تھے جہاں وہی نصاب رائج تھا۔ جو جون پور میں شاہان شرقی کے عہد سے رائج ہوا تھا۔

نیوتنی کے رہنے والے قاضی ضیاء الدین عثمانی عرف قاضی جیا نے احمد آباد (گجرات) جا کر ملّا وجیہہ الدین گجراتی سے محقق دوانی کے علوم وفنون حاصل کر کے جب نیوتنی آکر درس وتدریس رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو جدید علوم فلسفہ وکلام کی شہرت ہوئی۔

شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ تعلیم سے فارغ ہوئے تو ان کے والد گرامی حضرت شاہ حمید الدین عرف مخدوم جہانیان ثانیؒ نے ان کو قاضی ضیاء الدینؒ کے پاس مزید علوم حاصل کرنے کے لئے روانہ کیا جہاں کم وبیش پانچ سال رہ کر تعلیم کے ساتھ ساتھ سلسلۂ قادریہ میں انہی سے مجاز ہو کر کوڑہ واپس تشریف لائے۔

دوسرے سلاسل سے استفادہ

(۱) حضرت جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں کئی سلسلے پہلے سے چلے آرہے تھے۔ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ شیخ محمد عیسیٰ تاج سے پہونچا تھا۔ دوسرا سلسلۂ چشتیہ نظامیہ حضرت قطب الدین بن شیخ نظام الدین فتح پوری کو شیخ فخر الدین مہولوی سے پہونچا تھا۔ جو حضرت مخدوم جہانیان جہاں گشت کے توسط سے آیا تھا اور شیخ قطب الدین بن شیخ

نظام الدین فتح پوری نے حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا مجاز بنایا تھا۔

(۲) حضرت شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنے ان خاندانی چشتی سلاسل کے مجاز تو تھے ہی آپ نے شیخ قیام الدین بن شیخ قطب الدین سے حضرت مخدوم جلال الدین بخاری جہانیان جہاں گشت کی نسبت بھی حاصل کی ۱۲۹۔

(۳) سلسلۂ قادریہ آپ کو مولانا ضیاء الدین عرف قاضی جیا سے پہونچا۔ ۱۳۰

(۴) سہروردیہ سلسلہ بھی خاندان میں پہلے سے موجود تھا جس کے آپ مجاز تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت شیخ قیام الدین بن قطب الدین بن حسن اللہ بن بہاء الدین جون پوری سے بھی حاصل کیا ۱۳۱۔

(۵) نسبت عمریہ اویسی النسبۃ بھی خاندان میں موجود تھی جو آپ کو اپنے والد گرامی سے حاصل ہوئی ۱۳۲۔

(۶) طریقۂ شطاریہ بھی خاندان میں پہلے سے موجود تھا جو آپ کو اپنے والد گرامی سے حاصل ہوا ۱۳۳۔

(۷) طریقۂ مداریہ حضرت شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ قیام الدین بن قطب الدین سے حاصل ہوا جس کی آخری کڑی سید اجمل بہرائچی تھے ۱۳۴۔

۱۲۹۔ آثارات پھلواری شریف ص۵۳۔ ۱۳۰۔ آثارات پھلواری شریف ص۵۲
۱۳۱۔ آثارات پھلواری شریف ص۵۳۔ ۱۳۲۔ اسرار جہانی ص۱۱۹۔
۱۳۳۔ اسرار جہانی ص۱۲۰۔ ۱۳۴۔ آثارات پھلواری شریف ص۵۵۔

(۸) سلسلۂ نقشبندیہ حضرت شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ سے پہونچا۔

غرض اس دور میں اندرون ہند جتنے بھی سلاسل تصوف رائج تھے ان سب کے آپ جامع تھے۔ اپنے اعزا و اقربا کو سلسلۂ چشتیہ نظامیہ میں بیعت فرماتے تھے۔ اور بیرونی افراد کو قادریہ سلسلہ میں بیعت فرماتے تھے۔

کوڑہ تشریف لائے تو محلہ میاں ٹولہ سے علیحدہ ایک ویران جگہ پر جو اب مغل روڈ سے متصل ہے قیام فرمایا جہاں اب حضرت کی مسجد خانقاہ اور دولت کدہ ہے۔

ابتدائی دور کوڑہ آئے تو آپ کو عسرت و تنگدستی سے سابقہ پڑا، کچھ تو عزیزوں اور یگانوں سے علیحدہ قیام کی بناء پر آپ کے والد گرامی ناخوش رہے۔ بعد میں یہ کیفیت تبدیل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے وسعت و فراخی کے وسائل پیدا فرما دیئے۔ اس دور کا ایک واقعہ شاہ خوب اللہ اِلہ آبادیؒ نے اپنی بیاض میں تحریر کیا جس کا بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کوڑہ تشریف لائے، بیرون کوڑہ قیام فرمایا۔ تنگی و فقر کے ساتھ گذارہ کرتے تھے چند مردان غیب سائیں فقرا، کے لباس میں آئے اور کچھ کھانا طلب کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے ان کی تواضع کرتے، کپڑا گرو رکھ کر آٹا لائے اس سے لپسی جو ہندوستان کی معروف غذا ہے تیار کی پلیٹ موجود نہ تھی کہ اس میں نکالتے، درویشوں نے کہا کہ مٹی کی وہ ہانڈی جس میں آپ نے لپسی پکائی ہے، لے آئیے آپ اٹھا لائے

انہوں نے دونوں ہاتھ اس میں ڈال کر لپسی کھائی پھر اس ہانڈی کو اٹھاکر زمین پر پٹک دیا کہ وہ ریزہ ریزہ ہوگئی اور کہا کہ فقر وتنگدستی کی ہانڈی ہم نے توڑ دی۔

اسی دن سے آپ کی طرف خلائق کا رجوع شروع ہوا اور لوگ مرید ہونے لگے"۔ ۱۳۵

بحر ذخار بحوالہ بیاض الاولیاء بزرگوں کے تذکرہ نگاروں سے اختلاف روایات کی بناء پر تسامح ہوتا رہتا ہے

راقم سطور تذکرہ نہ کرتا لیکن حضرت شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت رکھنے والی جو خانقاہیں مختلف مقامات پر آج بھی موجود ہیں ان میں بیاض الاولیاء کی تحریر کردہ روایات سے سوء فہمی کا اندیشہ تھا جن کو بحر ذخار کے مصنف نے اپنی تصنیف میں درج کیا ہے۔ پہلی روایت یہ ہے کہ:۔

"مولانا ضیاء الدین معروف بہ قاضی جیا کے پاس، کہ جن کا ذکر بحر قادر یہ میں آیا ہے تحصیل صوری ومعنوی کی ان کی طبیعت بہت غبی تھی مطلب تک نہیں پہونچ پاتے تھے۔ ہم سبق طلبہ ازراہ تمسخر ان کو جمال اولیا کہتے تھے۔ اس تمہید کے بعد پورا واقعہ بیان ہوا ہے جس کو اختصار کے ساتھ پیش کر رہا ہوں:۔

"ایک روز رفقاء کا یہ تمسخر حدود سے متجاوز ہوگیا جس کی بناء پر حضرت کو ناگواری ہوئی، نیوتنی سے باہر کسی غار میں روپوش ہوگئے تین یوم کے بعد استاذ گرامی قاضی ضیاء الدینؒ نے ان

---

۱۳۵ بیاض حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادیؒ

ان کے ہم درس طلبہ سے ان کو دریافت کیا تو طلبہ نے لاعلمی ظاہر کی. چنانچہ آپ نے طلبہ کو ان کی تلاش میں روانہ کیا اور خود بھی تشریف لے گئے، استاذ گرامی ایک غار کے قریب پہونچے تو آپ نے ان کو روتا ہوا پایا، دریافت کرنے پر آپ نے واقعہ بیان کیا، استاذ گرامی نے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اچھا نکلو میں نے تم کو "اولیاء" بنایا، اور پھر ان کو اپنا پیراہن عطا فرمایا، اس دن سے حضرت کی طبیعت میں ایسی ذکاوت پیدا ہو گئی کہ لوگ حیران ہوتے تھے"۔ ۱۳۶

ایک ایسی شخصیت کے بارہ میں کند ذہنی اور غباوت کی بات کرنا جس نے تمام علوم وفنون اپنے مدرسہ میں حاصل کئے ہوں اور سلسلۂ تصوف سے منسلک ہوا ہو سمجھ میں نہیں آتی، بچپن کے زمانہ میں بوتنی گئے ہوتے تو کند ذہنی کی بات کسی حد تک سمجھ میں آسکتی تھی۔

اس بارہ میں حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادیؒ نے اپنی بیاض میں کچھ نہیں لکھا جو حضرت شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے بیک واسطہ مستفید تھے، اسی طرح "اولیاء" کی جو توجیہ بیاض الاولیاء کے مصنف نے پیش کی سمجھ میں نہیں آتی. یہ واقعہ شاید سنا سنایا ہے۔

حضرت شاہ جمال اولیاءؒ کے سلسلۂ قادریہ کے ایک بزرگ حاجی محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ یکے از بانیان دارالعلوم دیوبند کے سوانح وحالات ان کے خلیفہ منشی نذیر احمد دیوبندی مرحوم نے تحریر کئے ہیں، حضرت شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں:۔

---

۱۳۶ بحر ذخار ص ۱۱۶ بحوالہ بیاض الاولیاء۔

(۱) "آپ چودہ سال کی عمر میں علم ظاہری سے فراغت پا کر دستار فضیلت سے کامیاب ہوئے، آپ کے والد بزرگوار نے اوّلاً آپ کو سلسلۂ چشتیہ نظامیہ میں شرف بہ بیعت فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم قصبہ نیوتنی جو ملک اودھ میں واقع ہے خدمت میں شاہ قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا کے حاضر ہو۔ وہاں حصہ تمہارا ہے، چنانچہ حسب ارشاد آپ وہاں تشریف لے گئے، وہاں اکتساب باطن اور مجاہدہ نفس عرصۂ دراز تک فرماتے رہے

(۲) "ایک شب کو بعد نماز عشاء اپنے پیر و مرشد کے پیچھے پیچھے دروازۂ مکان تک چلے گئے جب آپ کے پیر و مرشد یعنی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھا پھر کر دیکھا تو آپ ہمراہ تھے، زمانہ موسم سرما کا تھا، آپ کے پاس کچھ اوڑھنے کو نہ تھا، حضرت شیخ نے اپنی دلائی مبارک اتار کر آپ کو مرحمت فرمائی کہ اس کو اوڑھ کر سو رہنا، یہ دولائی آپ نے سر پر رکھ لی اور تمام شب اس فکر میں گذاری کہ جس طرف فرق مبارک حضرت کا رہا ہو اس طرف کو میرے پیر نہ چھو جائیں اس خیال میں تمام شب دولائی سر پر رکھ کر کھڑے ہوئے گذری آخر شب کو حضرت پیر و مرشد بیدار ہوئے اور واسطے ادائے نماز مسجد میں تشریف لا رہے تھے تو آپ نے دیکھا کہ شاہ جمال اولیاء جس مقام پر دولائی دے کر چھوڑ گئے تھے اسی مقام پر کھڑے ہیں، فرمایا کہ تو کون ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ جمال، شیخ نے وجہ کھڑے رہنے کی دریافت فرمائی، آپ نے سبب عرض کیا اس پر ارشاد ہوا، کہ تو "اولیاء" ہے۔

بعد نماز صبح مجمع عام میں جناب قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ سید جمال کڑوی مخدوم زادہ پیر زادہ آج سے بحکم الٰہی "جمال الاولیاء" ہوا۔" ص۱۳۶

اس روایت میں اور جو روایت صاحب بیاض الاولیاء نے تحریر کی کتنا فرق ہے۔ ایک فاضل شخص جو کتاب و سنت کا عالم ہو، فلسفہ وکلام کی تعلیم کے لئے نیوتنی آیا ہو، اس کو غبی، کند ذہن کہنا، رفقاء کے "اولیاء اولیاء" کہنے سے چڑ کر ایک غار میں روپوش ہو جاتا، نہ کھانے کی فکر کرنا نہ طہارت و نماز کی پرواہ، چہرہ غبار آلود، تین دن تک اسی حال میں رہنا آخر استاد گرامی کا بر سر غار پہونچ کر آپ کو نکالنا اور واقعہ سننے کے بعد یہ فرمانا کہ ہم نے تم کو اولیاء بنایا، سمجھ میں آنیوالی باتیں نہیں۔ تذکرۃ العابدین کے مصنف نے جو روایت تحریر کی ہے وہی قرین قیاس اور دل کو لگتی ہے

سلب علوم اسی طرح بحر ذخار میں بیاض الاولیاء کے حوالہ سے "سلب علوم" کی روایت نقل ہوئی ہے ملاحظہ ہو:۔

"آپ کے جملہ کمالات میں سے ایک یہ بھی کمال تھا۔ آپ کا دستور تھا کہ جو شخص علم ظاہری حاصل کرنے کے لئے آتا اس سے اقرار لیتے کہ فراغت کے بعد میرے ہی مرید ہو گے اور مجھ ہی سے فوائد دینی مثل مجاہدہ وغیرہ حاصل کرو گے، جس طالب علم نے مریدی اور مجاہدہ کا اقرار کر لیا تو ان علم حاصل کیا اور اگر وہ اپنے اقرار سے پھر گیا تو آپ ایسا تصرف فرماتے

ص۱۳۶ تذکرۃ العابدین و امداد العارفین ص۱۸۹

تھے کہ اس کا علم سلب ہوجاتا تھا۔" ۱۳۸

"سلب علوم" کے اس عمل کو صاحب بیاض الاولیاء نے "دستور داشت" لکھ کر آپ کا معمول اور منجملہ کمالات تحریر کردیا ممکن ہے کوئی واقعہ دوسرے محرکات وعوامل کی بنا پر پیش آیا ہو، لیکن اس کو "دستور ومعمول" نہیں کہا جاسکتا ورنہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی اپنی بیاض میں ضرور تحریر کرتے اس لئے کہ وہ حضرت شاہ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے قریب العہد اور بیک واسطہ آپ سے مستفیض تھے، نہ قاضی محمد واصل الہ آبادی یا سید شاہ علی جعفر الہ آبادی نے اپنی اپنی بیاضوں میں حضرت کے اس معمول ودستور کا ذکر کیا، اسی طرح "تذکرۃ العابدین" بھی اس معمول ودستور کی نشاندہی نہیں کرتی۔

شیخ لیسین ساکن جھوسی بھی آپ کے تلمیذ رشید تھے، انہوں نے حضرت کی خدمت میں حصول تعلیم کا واقعہ بیان کیا جو گنج ارشدی میں نقل ہوا ہے انہوں نے آپ کی عنایات ومہربانی اور شفقتوں ہی کا تذکرہ کیا یہ بیان نہ کیا کہ مجھ سے حضرت نے یہ عہد بھی لیا تھا ۱۳۹

آپ کے تلامذہ میں شیخ محمد رشید بن مصطفےٰ جون پوری صاحب رشیدیہ بھی ہیں جنہوں نے آپ سے تعلیم حاصل کی اور بیعت ہوئے بغیر جون پور واپس ہوگئے پھر شیخ طیب بن معین بنارسی سے سلسلۂ چشتیہ قادریہ سہروردیہ میں بیعت ومجاز ہوئے، پھر اسی طریقۂ قادریہ کی اجازت ان کو سید شمس الدین فہر بن ابراہیم حسنی حسینی قبائی کالپوی سے بھی حاصل ہوئی، لیکن شاہ جمال الاولیاء نے

۱۳۸۔ بحر ذخار صفحہ ۱۱۶ ۱۳۹ صفحہ آثارات پھلواری شریف صفحہ ۴۷ بحوالہ گنج ارشدی صفحہ ۲۳۰

ان کے علوم سلب نہیں کئے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بیاض الاولیاء" کی یہ روایت محض سنی سنائی اور حقائق سے بعید ہے" [۱۴۰]

وصایا | آپ نے مختلف نوعیتوں کی وصیتیں بھی تحریر فرمائی ہیں جن کو قاضی محمد واصل الہ آبادی نے اپنی بیاض میں نقل کیا ہے

"مسلمانوں کو وصیت ہے کہ خادم الفقراء جمال رومی بن حضرت مخدوم جہانیاں بلاشک و شبہ مسلمان و مؤمن اور مؤمن و مسلم زادہ ہے، خادم الفقراء جمال رومی بندہ تائب ہے کوئی گناہ کبیرہ اس سے صادر نہیں ہوا خادم الفقراء جمال رومی کے دوسرے مراتب بھی ہیں کہ ان کا اظہار اپنی مدح توصیف ہوگی، بندہ وہی بہتر ہوتا ہے جو اپنی تقصیر پر نگاہ رکھے" [۱۴۱]

آگے اپنی تدفین کے سلسلہ میں وصیت فرماتے ہیں۔

"وصیت ہے کہ فقیر کی قبر خانقاہ کے سامنے جو مقبرہ ہے وہاں بنائی جائے چند معصوم اس مقبرہ میں مدفون ہیں فقیر کو امید ہے کہ فقیر کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا، فقیر کا وہاں خیال رکھا جائے وصیت ہے مسلمانوں کو کہ فقیر مبلغ و زر نہیں رکھتا میں فقیر آیا اور فقیر ہی جاؤں گا" [۱۴۲]

اپنے داماد شیخ اشرف اور نواسے شیخ جلال رحمہا اللہ کو وصیت فرماتے ہیں۔

"وصیت ہے کہ بعد نماز فجر لا الٰہ الا اللہ ۲۱ بار بالجہر کہیں

---

[۱۴۰] نزہۃ الخواطر جلد ۵ ص ۳۶۹، [۱۴۱] بیاض قاضی محمد واصل الہ آبادی

[۱۴۲] بیاض قاضی محمد واصل الہ آبادی

آخری بار میں محمد رسول اللہ کہیں، اور ظہر کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ کلمۂ توحید بطریق اول پڑھیں، اسی طرح بعد نماز عصر و مغرب بھی اور بعد نماز عشاء ۱۲ بار کلمۂ توحید بطریق مذکور پڑھیں اور جمعہ کی نماز کے بعد ۱۴ بار کلمۂ توحید پڑھیں۔

نیز ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر اور دس بار قُل ھو اللہ احد اور دس بار درود پڑھیں، ہوش و حواس قائم رہنے تک دن میں ستر بار اور رات میں ستر بار استغفار پڑھیں۔"[۱۴۳]

اپنے داماد شیخ اشرف اور ان کے صاحبزادے شیخ جلال کو درج ذیل مزید وصیت فرماتے ہیں۔

"برخوردان شیخ اشرف اور شاہ جمال کو وصیت ہے کہ کسی دنیا دار کے در پر نہ جائیں نماز باجماعت پڑھیں اللہ تعالیٰ جو کچھ دیدے تقسیم کر کے خانقاہ کے فقراء کو کھلا دیں، اور ہر حجرہ میں ایک صوفی یا طالب علم کو جو مجرد و بے عیال ہو رکھیں تاکہ وہ مسجد کی خدمت خوب کرے۔"[۱۴۴]

اعقاب و اخلاف آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی چار صاحبزادیاں ہوئیں ایک صاحبزادی برادر اکاسی منسوب ہوئیں جن سے دو صاحبزادے سید تاج محمود اور سید غلام رسول ہوئے لیکن دونوں لاولد فوت ہوئے۔

دوسری صاحبزادی اپنے چچازاد بھائی سید امان اللہ پسر شاہ احمد کو منسوب ہوئیں یہ لاولد رہیں، تیسری صاحبزادی خاندان ہی میں سید ابو المعالی کو منسوب ہوئیں جن کا سلسلہ اب تک چلتا رہا ہے، لیکن آئندہ کی توقع نہیں

۱۴۳، ۱۴۴ بیاض قاضی محمد واصل الہ آبادی

چوتھی صاحبزادی شیخ اشرف زبیری مہاجری کو فتح پور منسوب ہوئیں [145]
بعض دوسرے خانوادوں کے تذکرہ نویسوں نے حضرت شاہ جمال الاولیاءؒ کے نواسہ شاہ جلال کو آپ کا بیٹا تحریر کر دیا اس طرح ان کے اعقاب کے لئے خود کو "سید" لکھنے کا جواز فراہم کر دیا یہ صحیح نہیں ہے، شاہ جلال شیخ اشرف مہاجری فتح پوری کے صاحبزادے تھے نہ کہ حضرت شاہ جمال الاولیاءؒ کے معلوم نہیں یہ سوء فہمی کہاں سے پیدا ہوئی لکھنے والوں نے شیخ زبیری مہاجری کو سادات جعفری عریضی بنا دیا [146]

خلفاء (۱) شیخ محمد اشرف زبیری مہاجریؒ یہ بزرگ حضرت شاہ جمال الاولیاء کے داماد تھے، آپ ہی سے بیعت و مجاز ہوئے۔

(۲) شاہ جلال: شیخ محمد اشرف کے صاحبزادے اور آپ کے نواسے تھے دونوں بزرگ کوڑہ ہی میں رہ پڑے، حضرت ہی سے بیعت اور مجاز تھے۔ ان کو حضرت نے اپنی خانقاہ، مدرسہ و مسجد کا نظام سونپا تھا، اور اس کی وصیت بھی کی تھی، یہ سلسلہ کچھ عرصہ تک چلتا رہا، کب ختم ہوا اس بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا، میرے بچپن میں شاہ عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ اس خانقاہ کے سجادہ نشین تھے، جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت تھے۔

(۳) سید محمد مکی ترمذی کالپویؒ نے آپ ہی سے تعلیم حاصل کی بیعت اور

---

[145] آئینہ سالاری ص۲۳ شیخ اشرف بن شیخ حسام الدین بن شیخ مخدوم شاہ محمد فخر بن شاہ فخر الدین بن شاہ قطب الدین بن شیخ قاضی نظام الدینؒ مہاجری فتحپوری

[146] نسب نامہ صدیقی مطبوعہ کراچی ص۹۱ اور اعقاب شاہ بدیع الزماں مصنفہ سید مظفر حسین سابق چیرمین سنی وقف بورڈ لکھنؤ ص۱۲۶ تا ص۱۲۸

مجاز ہوئے آپ ہی کے ذریعہ یہ سلسلہ شاہ اجمل الہ آباد اور مارہرہ
پہونچا پھر وہاں سے بریلی اور بدایوں گیا۔

(۴) حاجی محمد عابد یکے از بانیان دارالعلوم دیوبند حضرت شاہ جی کے سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک کڑی ہیں۔ ان کے خلیفہ منشی نذیر احمد دیوبندی نے آپ کے حالات پر ایک کتاب "تذکرۃ العابدین وامداد العارفین" کے نام سے تحریر کی تھی جس کے دو ایڈیشن شائع ہوئے، پہلا ایڈیشن کتب خانہ ندوۃ العلماء میں ہے، دوسرا ایڈیشن کچھ اضافات کیساتھ شائع ہوا تھا جس کو راقم سطور نے ۱۹۶۴ء میں دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں دیکھا تھا۔ مگر میں اس نسخہ سے مفصل معلومات حاصل نہیں کر سکا جسکی وجہ سے اس سلسلہ کی بالائی کڑیوں کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کن بزرگ سے یہ سلسلہ دیوبند آیا۔

(۵) خانقاہ جنیدیہ پھلواری شریف کے بانی مخدوم شمس الدین جنید ثانیؒ نے حضرت شاہ جمال الاولیاءؒ ہی سے تعلیم حاصل کی انہی سے بیعت ومجاز ہو کر وطن پھلواری شریف واپس ہوئے اور خانقاہ کی بنیاد ڈالی، کچھ عرصہ کے بعد سلسلہ کے ایک ہونے کی بناء پر یہ خانقاہ، خانقاہ مجیبی کا جزو بن گئی، پھلواری شریف کے بزرگوں نے حضرت شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی علمی وروحانی میراث کو صدیاں گزر جانے کے باوجود آج تک برقرار رکھا ہے۔ آج بھی یہ سلسلہ ان کے یہاں رائج اور حضرت شاہ جمال اولیاءؒ رحمۃ اللہ علیہ کا علمی وروحانی فیض جاری ہے۔

تذکرہ نگاروں کی نظر میں

"اور یہ میاں جمال الاولیاء بزرگ اور صاحب وقت تھے، انکی کراماتوں کا شمار نہیں، انکے خوارق ان کے مناقب خلائق میں مشہور ہیں، جو بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا

اس کو کچھ نہ کچھ ضرور مرحمت فرماتے خالی ہاتھ نہ رخصت کرتے۔ [147]
صاحب نزھۃ الخواطر تحریر فرماتے ہیں:-

الشیخ العالم الکبیر العلامة جمال الاولیاء بن مخدوم جهانیان بن بهاء الدین بن سالار عالم الحنفی الصوفی الکوروی أحد العلماء المبرزین فی الفقه والاصول والعربیة ولد سنة ۹۷۳ بمدینة کورة ونشأ بها وتفقه علی والده ثم رحل الی ارض اوده وقرأ العلم علی القاضی ضیاء الدین العثمانی النیوتنی ولازمه مدة من الزمان وأخذ عنه الطریقة المشهورة ولما بلغ رتبة الارشاد والاجازة رجع الی بلدته واشتغل بالدرس والافادة۔

بڑے عالم و بزرگ علامہ جمال اولیاء بن مخدوم جہانیان بن بہاء الدین بن سالار عالم حنفی صوفی کوڑوی فقہ و اصول فقہ اور عربیت کے ممتاز علماء میں سے ایک تھے ۹۷۳ھ میں پیدا ہوئے کوڑہ ہی میں نشوونما ہوئی، اپنے والد گرامی سے علم حاصل کیا، پھر سرزمین اودھ جاکر قاضی ضیاء الدین نیوتنوی سے عرصۂ دراز تک پڑھتے رہے، انہی سے طریقۂ قادریہ حاصل کیا۔ جب مرتبۂ تعلیم و ارشاد پر پہونچے تو اپنے وطن واپس آکر درس و افادہ میں مشغول ہوگئے۔

چند سطروں کے بعد آگے تحریر فرماتے ہیں۔

---

[147] گنج ارشدی ص ۲۳

وکان مع اشتغاله بالعلم — درس وتدریس میں اشتغال کے
منقطعا الی الزھد والعبادۃ — ساتھ ساتھ زہد وعبادت اور دعوت
ودعاء الخلق الی اللہ سبحانہ — وارشاد میں بھی لگے رہے [148]

آئینۂ سالاری کے مصنف تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت شاہ جمال اولیا رقدس سرہ ہندوستان کے اولیاء کبار میں سے تھے، بہت سی کتابوں میں آپکا ذکر موجود ہے آپ کی ذات گرامی سے ہندوستان کے اکثر مقامات فیضیاب ہوئے مثلاً چورہ، پھلواری، بدایوں، دائرہ شاہ اجمل الہ آباد، لاہور وغیرہ کا تعلق آپ ہی کی ذات گرامی سے ہے۔" [149]

شاہ احمد

احمد بن حمید الدین عرف مخدوم جہانیان ثانی بن شاہ بہاء الدین بن مخدوم سید قطب الدین سالار رحمہ اللہ

شاہ مبارک اور شاہ جمال اولیاء کے چھوٹے بھائی، اپنے والد شاہ حمید الدین عرف مخدوم جہانیان ثانی سے تعلیم حاصل کی، انہی سے بیعت ومجاز ہوئے، مسند درس وارشاد کے چوتھے دور کے مسند نشین تھے، اپنے آبائی مدرسہ اور خانقاہ میں اپنا فیض کرم جاری رکھا۔

اعقاب

آپ کے تین بیٹے ہوئے سید امان اللہ جن کی شادی چچازاد بہن حضرت شاہ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوئی لاولد فوت ہوئے۔

دوسرے صاحبزادے سید ابوالبرکات، تیسرے صاحبزادے

---

[148] نزہۃ الخواطر جلد پنجم ص ۱۱۲ [149] آئینۂ سالاری ص ۲۳

(۱) حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء زوجہ سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ

(۳) حضرت سیدنا امام حسینؓ (متوفی ۶۱ھ) ☆ حضرت سیدنا امام حسنؓ

(۴) سیدنا علی الاصغر ☆ سیدنا علی اکبر ☆ سیدنا جعفر ☆ سیدنا عبداللہ ☆ سیدہ سکینہ ☆ سیدہ فاطمہ

(۵) سیدنا امام محمد باقر ☆ عبداللہ الباہر ☆ زید الشہید ☆ عمر الاشرف ☆ حسین الاصغر ☆ علی الاصغر

(۶) سیدنا امام جعفر الصادق ☆ سیدنا عبداللہ ☆ سیدنا ابراہیم ☆ عبیداللہ ☆ سیدنا رضی ☆ سیدنا علی

(۷) علی عریضی ابوالحسن (م ۲۱۰ھ) ☆ اسمعیل ☆ امام موسیٰ کاظم ☆ محمد دیباج ☆ سیدنا اسحاق

(۸) محمد عریضی ☆ احمد شعرانی ☆ حسن عریضی ☆ جعفر الاصغر

(۹) عیسیٰ نقیب رومی ☆ یحیٰ ☆ حسن ☆ جعفر ☆ موسیٰ ☆ ابراہیم ☆ اسحاق ☆ علی (۵ بہنیں ہیں)

(۱۰) حسن محدث (ان کے ۲۹ بھائی اور پانچ بہنیں تھیں)

(۱۱) عیسیٰ ثانی (۱۲) محمد نقی یا تقی (۱۳) محمد کاظم (۱۴) حمزہ (۱۵) جعفر

(۱۶) عبدالکریم (۱۷) رضی الدین (۱۸) سالار عماد الدین اول

(۱۹) سالار شہاب الدین اول (آمد ہندوستان ۶۲۰ھ) (۲۰) شمس الدین (۲۱) نجم الدین

(۲۲) سالار عماد الدین دوم (۲۳) سالار شہاب الدین دوم (۲۴) سالار حسن (خواجگی)

(۲۵) سالار شہاب الدین ثالث عرف ہبۃ اللہ (۲۶) سالار رضی الدین (راجن فتحپوری)

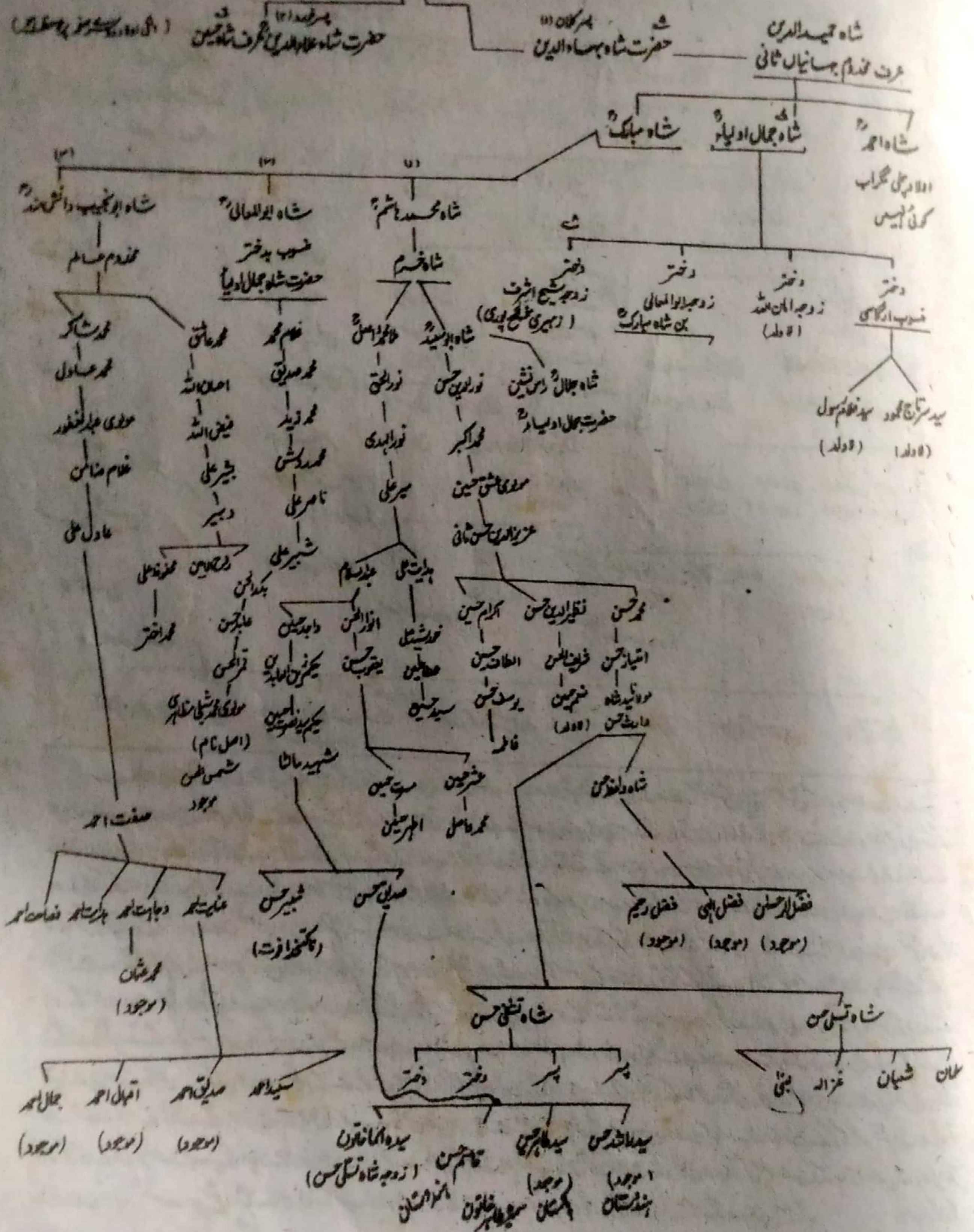
(۲۷) سالار ہبۃ اللہ ثانی (ہبۃ الدین) (۲۸) مخدوم قطب الدین سالار بڈھ (۸۶۸-۹۴۶ھ)

(۲۹) شاہ علاء الدین عرف شاہ حسین ☆ شاہ بہاء الدین (۴۰)

(۴۰) تفصیلات کے لئے دیکھئے کتاب صحاح الاخبار فی نسب السادۃ الفاطمیۃ الاخیار از السید الشریف عبداللہ محمد سراج الدین بن عبداللہ الرفاعی صفحہ ۳۰ تا ۵۳ مطبوعہ مطبع نخبۃ الاخبار بمبئی ۱۳۰۶ھ مزید دیکھئے غایۃ الاختصار فی اخبار البیوتات العلویۃ المحفوظۃ من الغبار از السید الشریف تاج الدین بن محمد بن حمزہ بن زہرہ الحسینی نقیب حلب ابن نقبائھا مطبوعہ مصر ۱۳۱۰ھ ذکر اولاد امام زین العابدین۔ مزید دیکھئے الشجرۃ الزکیۃ فی انساب فی السیرۃ آل بیت النبوۃ، جمع وتالیف السید یوسف بن عبداللہ جمل اللیل مطبوعہ جل المعرفۃ، ریاض (سعودی عرب) صفحہ ۴۰۰ تا ۴۵۰ ولوحہ نمبر ۲۳

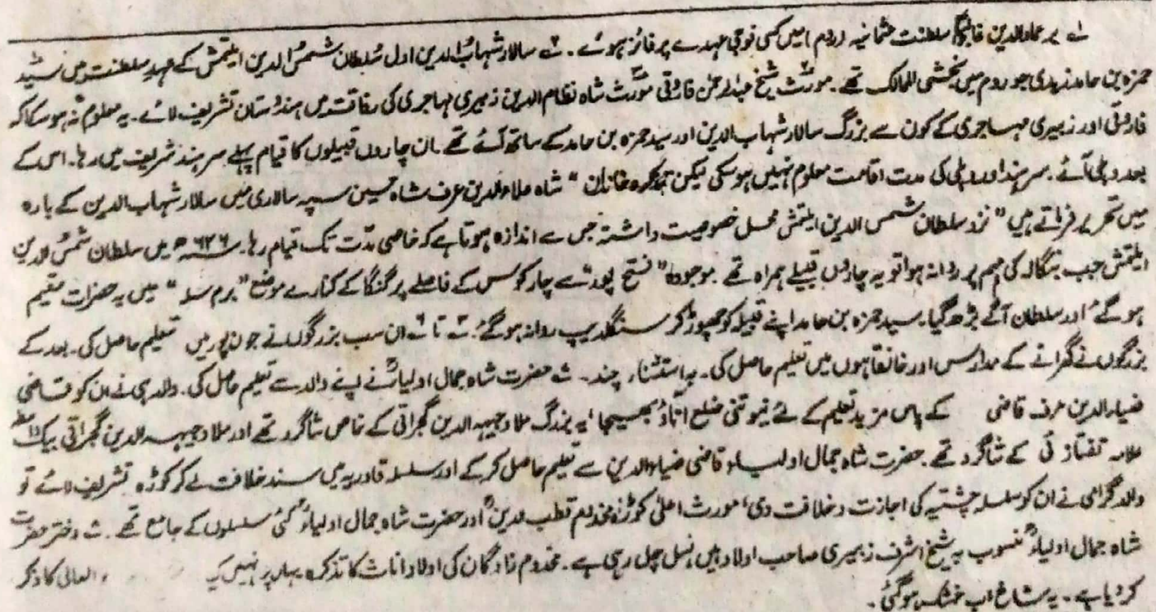
مخدوم قطب الدینؒ سالار بندگی بڈہ

مورث اعلیٰ مخدوم زادگان کوڑا جہاں آباد



حضرت شاہ علاؤالدین عرف شاہ حسین
پسر دوم حضرت مخدوم قطب الدین مورث اعلیٰ
کوڑا جہاں آباد

- حضرت قطب الدین ثانیؒ
  - شاہ عبدالکریمؒ
    - شاہ ملا عبدالرسولؒ
      - غلام جمال
        - محمد یٰسین
          - مقصود علی
            - میر علی
              - تجمل حسین
                - لطف حسین
                  - سراج الحسن
                    - ابوالحسن (لاولد فوت)
          - نصرت علی
            - قربان علی
              - حکیم مشرف علی
                - مولوی محب علی نسّابہ
                  - محمد طاہر
                    - مولوی مشرف علی (موجود) (صاحب اولاد)
  - شاہ حسین ثانیؒ
    - حضرت شاہ جلالؒ
      - شاہ محمد فیروز عرف پوجا میاں
        - نوراللہ لاولد
        - فیض اللہ
          - شہاب الدین
            - حکمت اللہ
              - فرحت اللہ
                - حفیظ اللہ
                  - مخدوم بخش
                    - محمد اسحاق
                      - محمد آفاق
                        - اعجاز حسین (صاحب اولاد)
                        - ابرار حسن (صاحب اولاد)
                        - اختر حسین (موجود) (صاحب اولاد)
                    - ادریس علی
                      - محمد یونس عرف حاجی لطافت اللہ
                        - عبداللہ عرف نیاز میاں (موجود)
            - صبغۃ اللہ
              - عظمت اللہ
                - حسین علی
                  - عبداللہ
                    - حاجی حبیب اللہ
        - مخدوم جہانیاں ثالث
          - شاہ صبغۃ اللہ
            - رحمت اللہ عرف بدلو میاں
              - کرم علی
                - جمال علی
                  - مولوی سید لیاقت حسین
                    - مولانا سید محمد عبدالحی — دختر صاحب اولاد
                      - عبدالحفیظ (موجود) (صاحب اولاد)
                      - محمد عبدالسمیع ندوی
                        - ڈاکٹر سید محمد عبدالعزیز
                        - مولوی محمد عبدالرشید ندوی (صاحب اولاد)
                        - مولوی محمد عبدالجلیل ندوی
                        - عبدالرحمٰن
                        - عبدالرحمٰن
                        - عبدالحی ثانی
                      - عبدالمجید (موجود)
              - رستم علی
                - امداد علی
                  - مولوی عاشق علی خلیفہ حضرت گنج مرادآبادی
                    - مولوی سید محمد عبدالقدیر نسّابہ
                      - عبدالباری (فوت)
                      - عبدالعلی (موجود)
                      - عبدالقادر (موجود)
                      - اسلم (موجود)
                      - پسر (موجود)


ے یہ عمادالدین خاں سلطنت عثمانیہ (روم) میں کسی فوجی عہدے پر فائز ہوئے۔ ے سالار شہاب الدین اول سلطان شمس الدین التمش کے عہد سلطنت میں سید حمزہ بن حامد زیدی جو روم میں بخشی الممالک تھے۔ مورث شیخ عبدالرحمٰن فاروقی مورث شاہ نظام الدین زبیری مہاجری کی رفاقت میں ہندوستان تشریف لائے۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ فاروقی اور زبیری مہاجری کے کون سے بزرگ سالار شہاب الدین اور سید حمزہ بن حامد کے ساتھ آئے تھے۔ ان چاروں قبیلوں کا قیام پہلے سرہند شریف میں رہا۔ اس کے بعد دہلی آئے۔ سرہند اور دہلی کی مدت اقامت معلوم نہیں ہو سکی لیکن تذکرہ خاندان " شاہ علاؤالدین عرف شاہ حسین سپہ سالاری میں سالار شہاب الدین کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں " نزد سلطان شمس الدین التمش محل خصوصیت داشتہ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خاصی مدت تک قیام رہا۔ ۶۲۶ھ میں سلطان شمس الدین التمش جب بنگالہ کی مہم پر روانہ ہوا تو یہ چاروں قبیلے ہمراہ تھے۔ موجودہ " فتح پور " سے چار کوس کے فاصلے پر گنگا کے کنارے موضع " برم سد " میں یہ حضرات مقیم ہوگئے اور سلطان آگے بڑھ گیا۔ سید حمزہ بن حامد اپنے قبیلہ کو چھوڑ کر سنگدیپ روانہ ہوگئے۔ ے تا ے ان سب بزرگوں نے جونپور میں تعلیم حاصل کی۔ بعد کے بزرگوں نے گھرانے کے مدارس اور خانقاہوں میں تعلیم حاصل کی۔ بہ استثنار چند۔ ے حضرت شاہ جمال اولیاءؒ نے اپنے والد سے تعلیم حاصل کی۔ والد ہی نے ان کو قاضی ضیاءالدین عرف قاضی کے پاس مزید تعلیم کے لئے نیوتنی ضلع اناؤ بھیجا۔ یہ بزرگ ملا وجیہ الدین گجراتی کے خاص شاگرد تھے اور ملا وجیہ الدین گجراتی بیک واسطہ علامہ تفتازانی کے شاگرد تھے۔ حضرت شاہ جمال اولیاء قاضی ضیاءالدین سے تعلیم حاصل کر کے اور سلسلہ قادریہ میں سند خلافت لے کر کوڑہ تشریف لائے تو والد گرامی نے ان کو سلسلہ چشتیہ کی اجازت و خلافت دی۔ مورث اعلیٰ کوڑہ مخدوم قطب الدینؒ اور حضرت شاہ جمال اولیاءؒ کئی سلسلوں کے جامع تھے۔ ے دختر حضرت شاہ جمال اولیاءؒ منسوب بہ شیخ اشرف زبیری صاحب اولاد ہیں نسل چل رہی ہے۔ مخدوم زادگان کی اولاد اناث کا تذکرہ یہاں پر نہیں کیا ... والعالی کا ذکر کر دیا ہے۔ یہ شاخ اب خشک ہوگئی۔